سوال

عقد نکاح میں بے نمازی کی گواہی کا حکم

جواب

لحمد للہ.

ل :

ح صحیح ہونے کے لیے دو عادل مسلمان گواہوں کا ہونا شرط ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

بر (7557) میں صحیح قرار دیا ہے.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، چاہے خاوند اور بیوی دونوں مسلمان ہوں، یا پھر خاوند اکیلا مسلمان ہو امام احمد نے یہی بیان کیا ہے، اور امام شافعی کا بھی ایک قول ہے..... کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا" انتہی

ن (7/7) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

م :

بت کا اقرار کرتے ہوئے نماز ترک کرنے والا شخص جمہور فقہاء احناف شافعی اور مالکی حضرات کے مسلک میں فاسق ہے، اور امام احمد اور جمہور سلف صحابہ اور تابعین کے مسلک میں کافر ہے، اور دلائل بھی اسی قول پر دلالت کرتے ہیں.

ل بنا پر نکاح میں اس کی گواہی صحیح نہیں کیونکہ وہ عادل نہیں ہے چاہے اسے کافر قرار دیا جائے یا فاسق وہ عادل نہیں ہے.

یخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کا التزام کرنے اور نماز پنچگانہ کے پابند شخص نے ایک مسلمان عورت سے شادی کی اور عقد نکاح میں ایک گواہ ایسا بھی تھا جو نماز ادا نہیں کرتا، اور ہو سکتا ہے کبیرہ گناہ مثلا شراب نوشی کا بھی مرتکب ہو، تو کیا اس طرح کی حالت میں شرعی طور پر یہ نکاح صحیح ہے ؟

علم میں رہے کہ عقد نکاح کے وقت بہت سارے نمازی افراد موجود تھے اور انہوں نے عقد نکاح ہوتے ہوئے خود دیکھا ہے تو خاوند اور بیوی کے مابین اس نکاح کا حکم کیا ہوگا، اور کیا انہیں دوبارہ نکاح لکھانا ہوگا ؟

یخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

بب عقد نکاح میں ولی کے ایجاب یعنی میں نے تجھ سے اپنی بیٹی کی شادی کی اور خاوند کے قبول کرنے کے وقت صرف دو گواہوں کے علاوہ کوئی اور نہ ہو اور ان گواہوں میں ایک نماز ادا نہیں کرتا تو پھر عقد نکاح دوبارہ کرنا ہوگا؛ کیونکہ وہ گواہ عادل نہیں ہے؛ اس لیے کہ عقد نکاح میں ولی کے ساتھ دو عادل گواہ ہو

اس لیے عقد نکاح کے وقت ولی نے کہا میں نے تجھ سے اپنی بیٹی کی شادی اور خاوند نے اسے قبول کیا تو صرف دو گواہ موجود تھے جن میں ایک فاجر جس فجور معروف ہو یا کوئی گواہ کافر مثلا نماز ادا نہ کرتا ہو تو پھر نکاح کی تجدید ہوگی" انتہی

ز (45/20).

ور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

ایک شخص نے شادی کرنا چاہی اور جب عقد نکاح کا وقت ہوا تو دو گواہ لائے گئے لیکن پتہ چلا کہ ان میں سے ایک شخص تو نماز ادا نہیں کرتا تو اس نکاح کا حکم کیا ہوگا ؟

یخ کا جواب تھا :

ر نکاح صحیح نہیں؛ کیونکہ جو نماز ادا نہیں کرتا اس کی گواہی صحیح نہیں ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

ہ گواہ کا عادل ہونا شرط ہے، اور جو نماز ادا نہیں کرتا وہ عادل نہیں، اور نہ ہی مسلمان ہے اس لیے اس کی گواہی صحیح نہیں ہوگی" انتہی

: شیخ صالح الفوزان کی ویب سائٹ.

م :

، نکاح کا اعلان ہو گیا اور لوگوں کو اس نکاح کا علم ہو چکا تو اکثر اہل علم کے ہاں یہ خاص گواہی کے حصول سے مستغنی ہو جائیگا.

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

: شرط یہ ہے کہ یا تو گواہ ہوں یا پھر اعلان ہو، یعنی نکاح کا اظہار اور وضاحت کی جائے، اور جب اعلان کر دیا جائے تو یہ کافی ہے؛ کیونکہ یہ چیز نکاح مشہور ہونے میں بالغ حیثیت رکھتا ہے، اور زنا سے مشتبہ ہونے سے بھی امن میں زیادہ بلیغ ہے؛ کیونکہ اس میں گواہ کا نہ ہونا ممنوع ہے، اس لیے کہ ہو سکتا ہے کوئی ش

یہ اس سبب کی بنا پر نکاح میں گواہی کی شرط ضروری ہے، لیکن جب نکاح کا اعلان ہو اور لوگوں میں اس نکاح کی شہرت ہو جائے تو یہ ممانعت بالاولی ختم ہو جائیگی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا بھی اختیار یہی ہے.

کا کہنا ہے: نکاح کا اعلان کیے بغیر گواہوں کا موجود ہونے سے نکاح صحیح ہونا محل نظر ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا اعلان کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ہے:

"نکاح کا اعلان کرو"

ر اس لیے بھی کہ خفیہ نکاح سے فساد اور خرابی کا خدشہ ہے، اگرچہ وہ گواہوں کی موجودگی میں ہو کیونکہ کوئی ایک ایسا کر سکتا ہے کہ زنا کرے اور پھر کہے میں نے تو اس عورت سے شادی کی تھی اور اس پر دو جھوٹے گواہ بھی پیش کر دے اللہ اس سے محفوظ رکھے"

ر کھتے ہیں:

ر حالات ہیں:

الت:

بھی ہوں اور اس کا اعلان بھی کیا جائے، اس نکاح کے صحیح ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں، اور نہ ہی کوئی اس کو غیر صحیح کہتا ہے.

ری حالت:

ں لیکن اعلان نہ کیا جائے، اس نکاح کے صحیح ہونے میں نظر ہے؛ کیونکہ یہ حکم "نکاح کا اعلان کرو" کے مخالف ہے.

ی حالت:

اعلان ہو لیکن گواہ نہ ہوں، تو راجح قول کے مطابق یہ نکاح جائز اور صحیح ہے.

ں حالت:

ہوں اور نہ ہی اعلان، تو یہ نکاح صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں گواہ بھی نہیں ہیں اور نہ ہی اعلان نکاح پایا جاتا ہے" انتہی

غ (95/12).

یۃ (177) کا مطالعہ کریں.

ہ اگر تو نکاح کا اعلان اور شہرت ہوئی ہے تو نکاح صحیح ہے؛ کیونکہ ان شاء اللہ اعلان نکاح کافی ہے، لیکن اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ گواہی نکاح فارم پر دستخط کرنے والوں پر ہی منحصر نہیں، بلکہ جو شخص عقد نکاح کے وقت حاضر و موجود تھا مثلا نکاح رجسٹرار یا قریبی رشتہ دار مثلا آپ کا والد وغیرہ تو وہ بھی اس نکاح کا

شافعیہ کے مسلک میں اور امام احمد کے ایک قول کے مطابق خاوند کے والد کی گواہی صحیح ہے"

ں (396/3) اور الانصاف (105/8).

م:

ں ظن کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اسے سلامتی پر محمول کرنا چاہیے، آپ نے بیان کیا ہے کہ لڑکی کا والد جمعہ کی ادائیگی کرتا ہے اور روزے بھی رکھتا ہے اور آپ کو یہ علم نہیں کہ وہ نماز پنجگانہ ادا کرتا ہے یا نہیں، اگر تو آپ کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں جس سے یہ علم ہو کہ وہ نماز ادا نہیں کرتا تو اصل میں نمازی ہے،

واللہ اعلم.